603

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ہیں ابھی اک نورانی چہرے پر ستارے میں ہوں

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ۱۲/ ساڑھے چار روپیہ ۴/ ۷

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط و کتابت بنام منیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ (حقیقت الوحی ص۹۵)

Digtized by Khilafat Library

جلد ۳ | یکم جولائی ۱۹۱۶ء | شنبہ | مطابق ۲۹ شعبان ۱۳۳۴ھ | نمبر ۱۲۲

مدینۃ المسیح

حضرت امیر المومنین ثانی کی طبیعت ابھی علیل ہے تین چار روز سے حضور باہر تشریف نہیں لا سکے۔

۲۷ تاریخ سے حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مولانا محمد سرور شاہ صاحب سورہ فاتحہ سے درس قرآن کریم دیتے ہیں۔

سید محمد اسحٰق صاحب و مولوی محمد اسمٰعیل صاحب گڑھ شنکر کے مباحثہ سے بفضل خدا کامیاب واپس آگئے ہیں۔ مباحثہ حیات و وفات مسیح پر تھا۔ مفصل حالات انشاء اللہ آئندہ درج کئے جائیں گے۔

مفتی محمد صادق صاحب سابق ایڈیٹر اخبار بدر نے ایک ماہواری اخبار "صادق" نام جاری کیا ہے۔ جو یکم جولائی ۱۹۱۶ء سے آٹھ صفحہ پر شائع ہوا کریگا اس میں صرف عیسائی مذہب کے متعلق معلومات اور مباحثات درج ہوا کریں گے۔ جناب مفتی صاحب کو عیسائی مذہب سے جسقدر واقفیت ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ انشاء اللہ اخبار بہت دلچسپ اور مفید ہوگا۔ شائقین خریداری کی درخواستیں مفتی محمد صادق صاحب قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر بھیجیں۔

سیف اللہ شاہ متوطن بیج بیاڑہ (کشمیر) نے مندرجہ ذیل رباعی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور پیش کی:

نور محمود شد از اشعہ نور افزوں تر
زاں بخواش بصر سور نظر افزوں تر
مثل صدیق چو در مدحت نور الدین است
بعد صدیق نگر فضل عمر افزوں تر

بعض مشکلات کی وجہ سے ماہ جون میں صرف ۳۔ ۸ او ۲۷ تاریخ کو اخبار شائع ہو سکا ہے۔ جسکا ہمیں سخت افسوس ہے۔ لیکن ہمارے ناظرین اس سے بھی زیادہ افسوس کے قابل ہیں۔ جنھیں اخبار کی توسیع اشاعت کی طرف کوئی توجہ نہیں ہے۔ اخبار کو باقاعدہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس میں ناظرین اخبار کی امداد کی بھی سخت ضرورت ہے۔

خوشی کی بات ہے کہ مفتی محمد صادق صاحب کو لندن کی زائد اشاعت...

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا

اخبار احمدیہ

کوٹلی ہرنرائن - سے میاں نور حسن صاحب سکرٹری مقامی جماعت احمدیہ لکھتے ہیں۔ کہ شیخ چراغ دین صاحب مبلغ ہمارے گاؤں میں تشریف لائے۔ رات کے وقت عورتوں اور مردوں میں آپکا وعظ ہوا۔ سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ دوسرے دن دوپہر کے وقت موضع کشن پورہ میں گئے۔ وہاں بھی عورتوں مردوں میں وعظ ہوا۔ آپنے مسلمانوں کی حالت کا بگڑنا۔ دنیا پر عذاب آنا بتا کر حضرت مسیح موعود کی بعثت کی ضرورت کو واضح کیا۔ نیز وفات مسیح کے متعلق بھی کھول کر بیان کر دیا۔ سامعین پر عمدہ اثر پڑا۔ آپ کی تقریر کے خاتمہ پر ایک نوجوان نواب الدین نے کھڑے ہو کر اعلان کیا۔ کہ میں آج سے حضرت مسیح موعودؑ کی غلامی میں داخل ہوتا ہوں۔ خدا تعالےٰ اس نوجوان کو استقامت دے۔ اور دیگر لوگوں کو بھی سمجھنے کی عطا فرما دے +

کلانور (گورداسپور) سے مرزا مبارک بیگ صاحب (جو ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کے بھتیجے ہیں)۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ کہ یہاں ہم چار آدمی ہیں۔ جنھوں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے۔ اور صرف ایک غیر مبائع ہے۔ آٹھ دس روز سے کچھ ایسے مواقع پیش آ رہے ہیں۔ کہ احمدیت کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ گفتگو قریباً تین تین گھنٹہ تک رہتی ہے +

قابل توجہ سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ امرتسر — سید عبد الغفار صاحب احمدی تاجر کتب بڑا بازار مونگھیر لکھتے ہیں۔ کہ اخبار الفضل کے اعلان کے مطابق ہم نے سکرٹری انجمن احمدیہ امرتسر کو لکھا۔ کہ جو مناظرہ مابین حضرت مولانا غلام رسول صاحب و مولوی ثناء اللہ صاحب ہوا ہے۔ اور چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ اس کی کم از کم پانچ کاپیاں بذریعہ ویلپی ارسال فرماویں۔ مگر ابھی تک نہیں پہنچا۔ سکرٹری صاحب کو توجہ فرمانی چاہیئے۔

نشان عبرت - محمد حنیف صاحب احمدی جو ایک مخلص احمدی ہیں۔ ڈیرہ دون سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے ایک رشتہ دار نے جس کے ہاں میرے ایک لڑکے کا رشتہ ہوا ہوا تھا۔ ہمارے احمدی ہونے کی وجہ سے رشتہ توڑ کر دوسری جگہ کر دیا تھا۔ خدا کی قدرت جس سے رشتہ کیا گیا تھا وہ ہیضہ سے مرگیا۔ اسکے علاوہ وہ اور مصائب میں گرفتار ہیں ÷

الفضل کی قدر دانی - عالیجناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج میرٹھ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ الفضل بفضلہ اب باعتبار قومی مضامین کے بہت ترقی کر رہا ہے۔ میں تو اسکا مستقل خریدار روز اجرا سے ہوں۔ آج مینیجر صاحب کو ایک خریدار دیتا ہوں۔ او قیمت پیشگی ایک سال کی میں خود ادا کرتا ہوں۔

(ایڈیٹر) اگر ہمارے صاحب ہمت اور بزرگان قوم اپنی نظر عنایت کو مکرمی جناب جج صاحب کی طرح الفضل کی طرف مبذول فرما دیں تو توسیع اشاعت اخبار کا سوال بہت آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہمارے احباب کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق دے۔

پیغامی امیر کی ژولیدہ بیانی ہمارے ایک قابل وثوق نامہ نگار لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ایک معزز وکیل صاحب نے جو خواجہ کمال الدین کے لڑکے کی شادی کی دعوت میں موجود تھے۔ کہا۔ کہ مولوی محمد علی نے خطبہ نکاح اس تمہید سے شروع کیا کہ ملانے اور مولوی جہاں کہیں اچھی چیزیں کھانے پینے کی دیکھتے ہیں۔ وہاں لمبا ختم پڑھتے ہیں۔ اور جہاں اچھی روٹی نہ ہو۔ وہاں چھوٹا۔ اس تقریب پر امید ہے کہ محمد شاہ صاحب نے اچھی چیزیں پکائی ہوں گی۔ اس لئے میں بھی خطبہ نکاح لمبا پڑھوں گا۔ چنانچہ مولوی محمد علی نے ایک طول طویل خطبہ جس کا نکاح کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ پڑھا۔ سامعین اسقدر بیزار ہو گئے کہ آخرکار خواجہ صاحب کے پاس یہ کہلا کر بھیجا گیا۔ مولوی محمد علی کو کہا جائے۔ کہ خطبہ ختم کریں۔ کیونکہ ۱۲ بج چکے ہیں۔ اور کھانا خراب ہو رہا ہے۔ خواجہ صاحب نے مصلحت کے خلاف سمجھ کر روکنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ خطبہ میں بولنا منع ہے۔ اس کے بعد کچھ لوگوں نے اونچی آواز سے یہ کہنا شروع کیا۔ کہ ہمیں فرصت نہیں۔ ہم زیادہ دیر نہیں بیٹھ سکتے۔ اس شور کو سن کر مولوی محمد علی نے نکاح کا اعلان کیا۔ خاص و عام جو اس نکاح میں موجود تھے۔ وہ سب مولوی محمد علی سے بیزار ہو گئے۔ اور ان کی علمی قابلیت اور عقلمندی سے واقف ہو کر ان کو حقیر جاننے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ وہی معزز شخص کہتا تھا۔ کہ اس نے ایم۔ اے پاس کر کے ضائع کیا ہے۔ یہ تو اس قابل ہے کہ کسی گاؤں کی مسجد کا ملاں بنایا جائے۔ یہ جولاہوں کی طرح قرآن پڑھتا ہے۔ اور بالکل بے تعلق گفتگو کرتا ہے +

ناظرین کو یہ بتا دینا بھی ضروری ہے۔ کہ یہ اس معزز شخص کی رائے ہے۔ جو مولوی محمد علی کا پرانا دوست اور غیر احمدی ہے۔

ایک عرب سے گفتگو حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک عرب عبد العزیز المشہور عربی شاہ جو حافظ آباد میں رہتا ہے۔ اور بہت بڑا فصیح اور ماہر السنہ کثیرہ ہے۔ اور جس نے انسپکٹر صاحب فقیر اللہ خان کے سامنے مولوی محمد حسین کو ایک دو باتوں میں ہی نادم کر دیا تھا۔ وہ پیر کوٹ میں مجھے ملنے کے لئے آیا۔ میں عربی اتنا تو بول نہیں سکتا۔ مگر عجیب کرشمہ قدرت ظاہر ہوا۔ کہ میری زبان عربی بولتے ہیں ایسی قادر الکلام ہوئی۔ کہ وہ تعجب اور تحیر میں پڑ گیا۔ اس نے مجھ سے دو سوال عربی میں کئے۔ ان کا جواب عربی میں ہی معقول و مدلل دیا گیا۔ جسپر وہ کہنے لگا۔ کہ یہی سوال میں نے دوسرے مولوی (محمد حسین) سے کئے تھے۔ جن کا وہ کچھ جواب نہ دے سکا۔ پھر میں نے اس سے ایک دو سوال کئے۔ جن کے جواب سے وہ سخت عاجز ہوا۔ کہنے لگا۔ ان کے جواب بتلائے جائیں۔ میں نے بتائے۔ باتیں کرتے کرتے اس نے کہا۔ لم تنوم میں نے کہا۔ قل لم تنام ولا تقل لم تنوم لانہ علے وزن یخاف یخاف لا علے قال یقول۔ پھر اس نے لفظ زیان بمعنی نقصان استعمال کیا

اسپر یہ کہا۔ هذا غلط لان هذا اللفظ بهذا المعنى من الفارسية لا من العربية والزيان عند العرب ما يزين به وبفتح الزاد ويستعملون للقمر ويقولون القمر الزيان اي حسن بحسن الطلعة هكذا اوردت على كلامه تعرضاً كثيراً ۔

درخواست دعا

سراج الدین صاحب سرسا ضلع الہ آباد سے بیماری ہیضہ سے محفوظ رہنے کے لئے۔ عبدالرحمٰن صاحب نوشہرہ سے اپنی صحت کے لئے۔ اور محمد ثناء اللہ صاحب نظامی احمدی اپنے کاروبار میں کامیابی کے لئے دعا کے ملتجی ہیں۔ احباب دعا کریں ۔

جنازہ غائب پڑھا جائے

عنایت اللہ خان صاحب کنجاہ سے اپنے والد مولوی غلام محی الدین کے لئے۔ محمد فاضل صاحب سب اوورسیر فیروزپور اپنے لڑکے محمد افضل کے لئے۔ ملک غلام احمد صاحب کشمیر سے حکیم مولوی عبدالصمد صاحب کے لئے۔ مرزا محمد افضل صاحب شملہ سے اپنی دختر کے لئے۔ ابراللہ صاحب از اسماعیلہ اپنے لڑکے مرید احمد کے لئے نماز جنازہ پڑھے جانے کی التماس کرتے ہیں۔ احباب ضرور پڑھیں ۔

ماریشس کے حالات

صوفی غلام محمد صاحب بی۔اے مبلغ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ماسٹر نزدیا صاحب نے میرے لیکچر کا ترجمہ فرنچ میں کیا اور کروایا ہے۔ اور اس کے ساتھ ریویو کے ایک مضمون کا ترجمہ بھی فرنچ میں کیا گیا ہے۔ براہین احمدیہ کا جو ترجمہ انگریزی میں چھپا تھا۔ اس کو بھی فرنچ میں کر دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ جوں جوں انگریزی میں براہین کا ترجمہ ہوتا جاویگا۔ ویسے ہی وہ یہاں فرنچ میں ہوتا جاویگا۔ فرنچ میں یہاں بہت ہی آسانی سے ترجمہ ہو سکتا ہے۔ اور یہ محض اللہ کا فضل ہے۔ کہ ماسٹر نزدیا مسلمانوں میں صرف ایک ہی فرنچ لائیٹر ہے۔ اور ابھی تک دوسرا میدان میں نہیں آیا۔ اور آپ کے بعد دوسرا لائق آدمی جو فرنچ اور انگلش دونوں میں ید طولیٰ رکھتا ہے۔ اس کا نام مسٹر حسن علی ہے۔ جس نے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے حضور کی بیعت کی ہے۔ جس کی بیعت کی فارم پُر کرا کر حضور کی خدمت مبارک میں بھیجی گئی تھی۔ اور تیسرا ایک اور لائق نوجوان حسین شاگرد ہے۔ جس نے اس ترجمہ میں بہت نمایاں حصہ لیا ہے۔ بلکہ آدھا ترجمہ اس کا ہے۔ اور آدھا ماسٹر نزدیا صاحب نے کیا ہے اس نے بھی حضور کی بیعت کر لی ہے۔

انشاء اللہ فرنچ زبان کی تبلیغ اور فرنچ میں اسلام کی اشاعت کا بہت اچھا اور احسن انتظام ماریشس میں ہو سکیگا۔ اور جب حضور انگریزی میں ترجمۃ القرآن شائع کرا دیں گے۔ تو اس کو فرنچ میں ترجمہ کرنا بہت ہی سہل امر ہو جاویگا۔ کیونکہ بہت سی محنت تو تحقیقات میں لگتی ہے۔ سو وہ حضور خود کر دیں گے صرف فرنچ زبان میں کرنا باقی رہ جائیگا۔ سو یہ بفضلہ تعالیٰ بخوبی ہو سکیگا۔ جب ان دونوں زبانوں میں اسلام کو پھیلایا جاویگا۔ تو میں جانتا ہوں۔ کہ قریباً تین چوتھائی دنیا میں تبلیغ بخوبی ہو سکتی ہے۔ میں نے ایک مضمون انگریزی وفات مسیح پر لکھا ہے اول یہ ثابت کیا ہے۔ کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا۔ بلکہ خدا نے اُسے بچا لیا۔ پھر اس کے بعد اس کی وفات ثابت کی ہے انشاء اللہ اس کو بھی عنقریب شائع کیا جائیگا۔ کل پرسوں گورنر صاحب بہادر تشریف لائے ہیں ہمارا ارادہ ہے۔ کہ انجمن احمدیہ ماریشس کی طرف سے ان کو ایڈریس دیں۔ وہ ایڈریس حضور کو بھی بھیجا جاوے گا ۔

درس قرآن کے بعد روز کشتی نوح کا بھی درس دیتا ہوں۔ خدا کا محض فضل ہے۔ کہ احباب سلسلہ حقہ میں خوب اخلاص پیدا کر رہے ہیں۔ تین چار موتیں بھی یہاں دس دن کے اندر اندر ہوئیں۔ مگر کسی احمدی نے ان کا جنازہ نہیں پڑھا۔ اور اس بات کا بہت شور پڑ گیا ہے۔ کہ یہ بے نمازیوں اور غیر احمدیوں کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ حاجی ابراہیم اچھا نے بھی جنازہ غیر احمدی کا نہیں پڑھا ۔

چک نمبر ۲۷۶۔ ڈاکخانہ گوجرہ سے میاں غلام الدین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ قطع نظر ان فوائد کے جو مدرسۃ البنات کے قیام کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ ایک یہ بھی ہے۔ کہ مولوی فضل الرحمٰن صاحب مدرس کی سعی اور تبلیغی وعظوں سے یہاں کی جماعت احمدیہ کے علاوہ اکثر غیر احمدی لوگ بھی مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ دو تین آدمیوں نے بیعت بھی کر لی ہے۔ اور بعض لوگ احمدیت کے قریب بھی آ رہے ہیں۔ خصوصاً مستورات پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ اور وہ اس طرح پر کہ مستورات کے لئے مسجد کے ایک حصہ کو برعایت پردہ علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ جس میں جمعہ کے دن احمدی مستورات کے علاوہ غیر احمدی مستورات کی ایک معقول تعداد جمع ہو جاتی ہے۔ اور ہمارے وعظوں کو دلچسپی اور شوق سے سنتی ہیں۔ بعض عورتیں باوجود اپنے گھر کے مردوں کی روک اور مخالفت کے پورے اخلاص کے ساتھ شامل جمعہ ہوتی ہیں۔ تین عورتوں نے بیعت کے خط بھی بھجوا دیئے ہیں۔ مدرسۃ البنات میں ۴۲ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں ۔

قصور میں احمدیہ مسجد

مرزا محمد افضل بیگ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس وقت تک قصور میں احمدیوں کی کوئی مسجد نہ تھی۔ میرے والد صاحب کے زمانہ میں ہم اپنے مکان کے ایک کمرہ میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ اور یہ معمول قریباً پندرہ سال رہا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے جو شش ماہی رپورٹ کا نقشہ تجویز فرمایا ہے۔ اس میں ایک یہ بھی سوال درج ہے۔ کہ آیا مسجد احمدیہ ہے یا نہیں۔ اس کو پورا کرنے کے لئے ہماری انجمن نے غور کیا۔ اور ایک پرانی شکستہ اور غیر آباد بوسیدہ مسجد کو پا کر اسے آباد کرنا چاہا۔ چونکہ مسجد بہت ہی خستہ حالت میں تھی۔ اس لئے اس کی مرمت کا ارادہ کیا گیا۔ اور اس غرض کے لئے اپنی جماعت سے چندہ جمع کر کے کام شروع کرا دیا جب مرمت کا کام شروع ہو گیا۔ تو ایک غیر احمدی صاحب نے آ کر دریافت کیا۔ کہ کیا آپ ہم سے بھی چندہ لے سکتے ہیں۔ جواب دیا گیا۔ کہ بڑی خوشی سے آپ کا چندہ قبول کیا جاتا ہے۔ اس پر انہوں نے دس روپیہ لے دیئے۔ اور مجھے ساتھ لے کر تحصیل چندہ کے لئے بازار میں

چلے آئے - ہماری تین چار گھنٹہ کی کوشش سے اڑھائی سو روپیہ کے قریب چندہ ہو گیا۔ مسجد کی عمارت از سر نو بنوانی شروع کرا دی ہے - اور قریب الاختتام ہے - صرف فرش باقی ہے - یہ خدا کا خاص فضل ہے - جو زمانہ فضل عمر میں ہم پر نازل ہوا ہے۔ بعض حاسد اور کینہ ور غیر احمدیوں نے متولی مسجد کو کہا - کہ یہ لوگ مرزائی ہیں - اور ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھتے - ان کو مسجد نہ بنانے دینا چاہئیے - لیکن متولی مسجد نے کہا - کہ یہ مسلمان ہیں - اور ہم سے بڑھ کر مسلمان ہیں - اس لئے میں انہیں نہیں روک سکتا ؛

الفضل :- ہم جماعت احمدیہ قصور کو مبارکباد دیتے ہیں - کہ اس نے ہمت اور کوشش کر کے مسجد احمدیہ کا انتظام کر لیا ہے - اور مسلمانان قصور جنہوں نے مدد دی ہے - نیز متولی مسجد صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں - کہ خدا تعالےٰ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت کی توفیق بخشے ساتھ ہی ان لوگوں پر افسوس کا اظہار کرنے سے بھی نہیں رہ سکتے - جو صرف ایک غیر آباد اور ویران مسجد کو آباد کرنے میں اس لئے روک بنتے تھے - کہ اس میں خدا تعالےٰ کا نام لینے والے وہ لوگ ہوں گے - جنہوں نے خدا کے ایک نبی اور برگزیدہ کو قبول کیا ہے ؛

میرٹھ میں تبلیغ احمدیت

حکیم خلیل احمد صاحب نے تین دن میرٹھ رہ کر دو لکچر صدر میں اور ایک شہر میں دیا - تقریریں مسئلہ وفات مسیح اور دعاوی حضرت مسیح موعود پر تھیں - خدا کے فضل سے سامعین پر اچھا اثر ہوا - مخالفین نے لوگوں کو لکچر سننے سے باز رکھنے کی حتی الوسع کوشش کی - لیکن سننے والے کافی تعداد میں آتے رہے مردوں کے علاوہ مستورات بھی کثرت سے شامل جلسہ ہوتی رہیں - ان کے لئے شیخ عبدالرشید صاحب نے اپنے مکان میں پردہ کا انتظام کیا ہوا تھا - سامعین میں سے اکثروں نے کہا - کہ ہم نے احمدیت کے متعلق عجیب عجیب باتیں سنی ہوئی تھیں - جن کی نسبت اب معلوم ہوا ہے - کہ بالکل غلط تھیں - اس وقت ہمارے خیالات احمدیوں کی طرف سے بالکل صاف ہو گئے ہیں

جوش عقیدت

برادرم عبدالحمید صاحب سیکنڈ ماسٹر اسلامیہ مڈل سکول کوہاٹ خدا کے فضل اور اسی کی توفیق سے چند دن ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں یہ ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں - جو احمدیت کا سخت مخالف اور معاند ہے - لیکن ان کی عقیدت اور جوش اس قلیل عرصہ میں ہی اس قابل ہے - کہ بے اختیار ان کے لئے کلمات تحسین زبان سے نکلوا تا ہے - تحریر فرماتے ہیں - کہ میرے اعلان احمدیت پر باشندگان کوہاٹ اور سکول کی انجمن نے جسکا میں ملازم ہوں - اظہار ناراضگی کیا - اور مخالفت شروع کر دی ہے مجھے ان کی ناراضگی اور مخالفت کی کاہ برابر بھی پرواہ نہیں - کیونکہ دین کے معاملہ میں کوئی چیز میرے لئے کچھ حقیقت نہیں رکھتی - چونکہ میں یہاں کا باشندہ نہیں ہوں - یہاں کے بعض اشخاص نے جان کے خطرہ سے بھی ڈرایا ہے - مگر مجھے اپنے مولا پر پورا بھروسہ ہے - کہ وہ میری حفاظت کرے گا - اور ہر ایک تکلیف سے بچائیگا - احمدی احباب بھی میرے لئے دعا کریں - کہ خدا تعالےٰ میرے ساتھ ہو - اور مجھے ہر بلا سے محفوظ رکھے ؛

چونڈہ سے حکیم اللہ دتا صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لکھتے ہیں - کہ ہماری جماعت کی نسبت یہ غلط اور بیہودہ افواہ پھیلائی گئی ہے - کہ وہ لاہوریوں کے ہم عقیدہ ہو گئی ہے یہ بالکل جھوٹ بات ہے - ہماری جماعت مولوی محمد علی کی نسبت خوب واقف ہے - ممکن نہیں - کہ اس کو اپنا امام تصور کرے - ہم سب خدا کے فضل سے پیغامیوں کے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں جب کبھی کسی اس عقیدہ کے آدمی سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے - تو اللہ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر گفتگو کر کے اس کا ناطقہ بند کر دیا جاتا ہے - دیگر اس علاقہ میں مولوی چراغدین صاحب مبلغ دورہ کرتے رہتے ہیں - آپ کی تقریروں سے احمدیوں نے بہت ترقی کی ہے ؛

بستی چٹھہ سے ہیں اپنے مبلغین اور وہاں کے احمدیوں کے ذریعہ معلوم ہوا ہے - کہ لوگ سخت مخالفت کر رہے ہیں - اور مخالفت بھی اندھا دھند - نہ قرآن کریم سنتے ہیں نہ حدیث مانتے ہیں - باوجودیکہ قرآن سنانے کی سخت کوشش کی گئی - انھوں نے انکار کر دیا - کہ ہم نہیں سننا چاہتے - اگر کسی سمجھدار شخص نے ان کو کہا کہ قرآن تو خدا کا کلام ہے - سن لو - تو انہوں نے اس کو خوب ڈانٹا - اور مارنے کے لئے تیار ہو گئے - مخالفت دن بدن بڑھ رہی ہے - اور ہمارے احمدی احباب کو سخت تنگ کیا جا رہا ہے - احباب دعا فرماویں - کہ خدا تعالےٰ ان کی تکالیف کو دور کرے - اور لوگوں کو حق کے سمجھنے کی توفیق دے -

لدھیانہ سے مہر محمد خان صاحب لکھتے ہیں - کہ ۱۶ - جون کو جناب حافظ روشن علی صاحب مالیر کوٹلہ سے لدھیانہ تشریف لائے - ان کا وعظ کرایا گیا - ایک نابینا حافظ نے شور و شر ڈالنے میں بہت زور لگایا - مجمع پر اینٹیں بھی پڑیں - لیکن پھر خدا کے فضل سے کامیابی کے ساتھ ہوا ؛

مسلمانوں کی حالت

میاں حسن محمد صاحب احمدی جو بغرض تجارت علاقہ خاندیس میں گئے ہوئے ہیں - اپنے متعلق ایک واقعہ لکھتے ہیں جس سے اس بات کا آسانی سے اندازہ ہو سکتا ہے - کہ آجکل مسلمانوں کی کیا حالت ہے - اور فرائض شریعت اور احکام خدا کی ان کی نگاہ میں کسقدر عزت اور وقعت ہے - لکھتے ہیں - میں ایک مکان پر گیا - اور صاحب مکان کو جو مسلمان تھا - کہا کہ مجھے نماز پڑھنے کے لئے جگہ دی جائے - اس نے کہا - کہ جب سے تمہاری ہمارے مولوی صاحب سے بحث ہوئی ہے - ہمارے بھائیوں نے منع کر دیا ہوا ہے - کہ یہ شخص تمہارے ہاں نماز نہ پڑھے ان کے پاس ہی ایک ہندو کا مکان تھا جس میں ایک برہمن رہتا ہے میں نے اس کے پاس جا کر نماز کے لئے جگہ کا ذکر کیا - اس ہندو نے اٹھ کر اپنے ہاتھ سے قبلہ رخ کپڑا بچھا دیا - اور کہا - کہ اچھی طرح اطمینان سے نماز ادا کر لو - چنانچہ میں نے اسی جگہ نماز پڑھی ؛

یہ حالت ہے ان مسلمانوں کی جو بزعم خود پکے مومن ہیں۔ اور احمدیوں کو اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں خود نماز نہیں پڑھتے۔ لیکن مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور احمدیوں کو نماز سے روکتے ہیں۔ سچ ہے اگر ان لوگوں کا تعلق اسلام سے کچھ باقی رہا ہوتا۔ تو پھر خدا تعالےٰ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ آپ کی جماعت سے مسلمان کہلانے والوں کا ہندوؤں کی نسبت بھی برا سلوک کرنا ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ وہ اسلام سے بالکل دور ہو چکے ہیں۔ خدا تعالےٰ انہیں ہدایت دے۔

قبولیت دعا کا اعتراف ایک غیر احمدی کی زبان سے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی دعاؤں سے جسقدر آپکے خدام نے فائدہ اٹھایا۔ اور معجزانہ رنگ کو دیکھتے ہوئے اپنے ایمانوں کو تازہ کیا ہے۔ وہ تو الگ بات ہے۔ مگر اس وقت تک بہت سے ایسے لوگ بھی مستفیض ہو چکے ہیں۔ جو باوجود اس کے کہ احمدی نہیں مگر انھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے سوا اور کسی کو اپنا چارہ گر نہیں پایا۔ اس لئے آپ ہی کے آستانہ پر آ جھکے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے کامیاب ہو کر پھرے ہیں اس کی تازہ مثال یہ ہے۔ جسکا میں ذیل میں ذکر کرتا ہوں۔

ایک شخص جسکا نام پیارا ہے۔ کہتا ہے۔ کہ "فدوی ایک جانگلی آدمی ضلع جھنگ کا ہے۔ اور اسوقت تک غیر احمدی ہے۔ میری آنکھیں بند ہو گئی تھیں جن کے لئے آنجناب کی خدمت میں دعا کے لئے عریضہ لکھا گیا تھا۔ اور آنجناب کا جواب بھی آ گیا تھا۔ اب بفضل خدا حضور کی دعا سے میری آنکھوں کو روشنی مل گئی ہے اور میں چلتا پھرتا ہوں۔ میں نے پہلے حکیموں سے علاج شروع کرایا تھا۔ لیکن جب انہوں نے جواب دیدیا۔ تو میں نے سب طرفوں سے مایوس ہو کر آپ کی طرف رجوع کیا۔ الحمد للہ کہ حضور کی دعا قبول ہوئی۔ اور مجھے خدا نے دوبارہ آنکھیں بخشیں۔"

مذکورہ بالا شخص کے لئے اس سے بڑھکر اقت

احمدیت کا اور کونسا ثبوت ہو سکتا ہے۔ اس لئے اسے چاہیئے۔ کہ بہت جلد اس حق کو قبول کر لے۔ تا اسے مالوم ہو۔ کہ باہر رہ کر جب میں نے اسقدر فائدہ اٹھایا ہے۔ تو اندر آ کر کسقدر اٹھا سکتا ہوں۔

برہمن بڑیہ سے مولوی عبدالواحد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ حتی الوسع تبلیغ میں کوشش کی جا رہی ہے اس ہفتے میں بھی خداوند پاک کے فضل سے تین آدمی جدید داخل سلسلۂ حقہ ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرماوے۔ آمین یا رب العالمین۔ کلکتہ کے "محمدی" نام اخبار میں جو ایڈیٹر نے چیلنج مباحثہ دیا تھا اور الفضل میں منظوری اس کی مشتہر ہوئی ہے۔ یہاں سے اسکا ترجمہ بنگلہ زبان میں کرا کر کلکتہ کے بنگوائی نام اخبار کے ایڈیٹر کے نام بھیجا گیا ہے۔ خدا کرے۔ کہ اس اخبار میں بھی چھپ کر مشتہر ہو جاوے۔ بنگلہ زبان میں ایک رسالہ پانچ چھ جزو کا لکھوا کر تیار کیا ہے عنقریب چھپوانے کی کوشش میں ہوں۔ ان دنوں حضور کی دعا سے بارش ہوئی ہے۔ اگرچہ اس فصل کا نصف غلہ ضائع ہو گیا ہے۔ لیکن باقی نصف اب دستیاب ہونے کی امید ہے۔ بشرطیکہ پانی زائد ہو کر ڈبو نہ دیوے۔

درخواست دعا شیخ مولا بخش صاحب نو شہرہ سے اپنی مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کے ملتجی ہیں۔ احباب ضرور دعا کریں

جنازہ غائب فضل حق صاحب ریاست پٹیالہ سے اپنے لڑکے کے لئے۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب میدان جنگ سے کوتدفدار غلام محمد صاحب کے لئے حکیم محمد قاسم صاحب لالہ موسیٰ سے قاضی محمد صادق صاحب ریلوے سب انسپکٹر پولیس کی اہلیہ صاحبہ کے لئے۔ دین محمد صاحب لاہور سے اپنے لڑکے نام الدین احمد کے لئے جنازہ غائب پڑھنے کی گذارش کرتے ہیں برادران مرحومین کے لئے ضرور دعائے مغفرت کریں۔ اور جنازہ غائب پڑھیں۔

بیعت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں۔ حضور نے ایک دفعہ مجھے فرمایا تھا۔ کہ پیرکوٹ میں سے کوئی نیا احمدی نہیں ہوا

اس کی کیا وجہ ہے۔ اور مجھے امید تھی۔ کہ حضور کی یہ توجہ ضرور کوئی مبارک ثمرہ دکھائیگی۔ چنانچہ خدا کے فضل سے آج غیر احمدیوں کا ایک بڑا رکن رکین اور بہت بڑا قابل اور لائق زمیندار چوہدری فضل قوم موہل ساکن پیرکوٹ بمعہ اہلیہ حسین بی بی اور اپنے تین لڑکوں محمد شفیع۔ جہان خان۔ محمد نواب خان۔ بڑے انشراح کے ساتھ حضور کی بیعت کرتے ہیں۔ حضور قبول فرماویں۔

انگریزی ترجمۃ القرآن کی قبولیت

سردار خان صاحب بڑودہ سے لکھتے ہیں۔ انگریزی ترجمۃ القرآن کا پہلا پارہ بک رہا ہے اور لوگ نہایت شوق سے خریدتے ہیں عنایت اللہ خانصاحب نے جو محکمہ پولیس کے افسر اعلیٰ ہیں۔ ایک نسخہ خریدا اور بہت پسند کیا ہے۔ نیز سید نواب علی صاحب ایم۔ اے جو پروفیسر ہیں۔ انھوں نے بھی نہایت خوشی سے ایک پارہ خود خریدا ہے۔ اور ایک لائبریرین صاحب کو خریدنے کی تحریک کی ہے۔ چنانچہ انھوں نے بھی خرید لیا ہے۔ پروفیسر صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ انجمن ترقی اسلام میرے نام ہر پارہ بذریعہ وی۔ پی ارسال کرتی ہے۔ لائبریرین صاحب نے پارہ کو ملاحظہ کر کے فرمایا۔ کہ میں نے لنڈن میں قرآن کریم کے بہت ترجمے دیکھے ہیں۔ مگر ایسا کہیں نہیں دیکھا۔ میں اس کے شائع کرنے والی انجمن کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور ہر ایک پارہ کے دو دو نسخے خریدا کروں گا۔ ایک اعلیٰ کاغذ کا اور دوسرا معمولی کاغذ کا۔ ایک اور صاحب سیٹھ فیض محمد قاسم جی صاحب نے فرمایا۔ کہ واقعی انجمن ترقی اسلام نے مسلمانوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کہ ایسا نایاب ترجمہ انگریزی میں شائع کر دیا ہے۔

الفضل کا شائق میاں نور احمد طالب علم چک ۱۰۱ جنوبی حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اخبار الفضل پڑھنے اور سلسلہ کے حالات سے واقف رہنے کا بہت شوق ظاہر کرتا ہوا ملتجی ہے۔ کہ کوئی صاحب ایک سال تک لئے اس کے

نام اخبار جاری کرادیں ۔ وہ اپنی مشکلات میں اس بات کا بھی اضافہ کرتا ہے ۔ کہ میرے والدین احمدی نہیں ہیں ۔ اس واسطے وہ مجھے خرچ اور قیمت اخبار نہیں دیتے اگر کوئی صاحب اس کے نام اخبار جاری کراکر ثواب حاصل کرنا چاہیں ۔ تو وہ مینیجر الفضل کو اطلاع دیں ؛

جنازہ غائب انوار حسین صاحب ببب گڈھ سے تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ میرے چچا الطاف حسین اور ان کی دختر اور فرزند کا انتقال ہوگیا ہے ۔ احمدی احباب جنازہ غائب پڑھ دیں ۔

سماۃ رحمت بی بی چک ۱۹۵ ۔

۔ بابو محمد امین صاحب احمدی کلرک دفتر چیف اگزامینر کی اہلیہ صاحبہ فوت ہوگئی ہیں ان کا جنازہ بھی پڑھا جائے ؛

ایک مبلغ کا دورہ مولوی چراغدین صاحب نومسلم محلہ وزیر آباد ملحقہ شہر سیالکوٹ ۔ تحصیل ظفروال کا تبلیغی دورہ ختم کرچکے ہیں ۔ اور اب تحصیل پسرور میں دورہ کررہے ہیں ظفروال اور چونڈہ میں عمدہ لیکچر ہوئے ۔ جن کا اثر سامعین پر خاص طور پر ہوا ۔ ہر ایک گاؤں میں ایک ایک لیکچر صداقت مسیح موعود اور وفات مسیح پر ہوتا ہے ۔ جو عقلمند لوگوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے مولوی صاحب موصوف ضلع سیالکوٹ ۔ گوجرانوالہ اور جموں کی احمدیہ انجمنوں کو اپنے سابقہ مندرجہ بالا پتہ پر خط وکتابت کرنے کی طرف متوجہ کرتے ہیں ؛

ایف ۔ اے پاس ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہر لکھتے ہیں ۔ کہ چار پانچ ماہ کی محنت کے بعد محض خدا کے فضل سے خاکسار نے ایف ۔ اے کا امتحان پاس کرلیا ہے ۔ کامیابی کا یقین خدا نے پیش از وقت دلا دیا تھا ۔ یہ اس دعا کا نتیجہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فقیر والی نظم کے نذر گذارنے پر خاکسار کے حق میں کی تھی ؛

تصدیق المسیح والا ٹریکٹ حافظ جمال احمد صاحب کے ممنون کے لئے مفت بابو فضل احمد صاحب نمونہ دیں گے ۔

چونکہ ابھی رقم مطلوبہ پچاس روپے پوری نہیں ہوئی اس لئے دیگر احباب کو توجہ کرنی چاہیئے ؛

قبولیت دعا محمد امین صاحب دوکی سے تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے اثر سے ایک خطرناک مقدمہ سے مخلصی پاگیا ہوں ۔ فریق ثانی نے خود مصالحت کی طرح ڈالی ۔ اور راضی نامہ ہوگیا ؛

شیخ فتح محمد صاحب ملازم پولیس ایک سخت ابتلاء میں تھے ۔ اور حالات مایوس کن تھے حضرت فضل عمر رضہ کی خدمت میں حاضر ہوکر دعا کرائی ۔ اب لکھتے ہیں ۔ کہ حکم بریت پہنچ گیا ہے ۔ مبارکباد ؛

لنڈن کے حالات قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی ۔ اے ۔ بی ۔ ٹی مبلغ احمدیت انگلستان لکھتے ہیں ۔ الحمد للہ حضور کی دعا کی برکت سے اس ہفتہ خاطر خواہ کام کرنے کی توفیق ملی ۔ جمعہ کے روز ایک ہندوستانی دوست ۔ کو دو گھنٹہ تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی ضرورت ۔ دعاوی ۔ دلائل اور نشانات مفصل طور پر سمجھانے کا موقعہ ملا ۔ حضرت اقدس کے دعوے نبوت پر حیرت ظاہر کی ۔ میں نے سمجھایا ۔ کہ اس سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر بجائے حرف آنے کے ان کی عزت اور بڑھتی ہے کہ ان کی سچی پیروی اور کامل اطاعت سے نبوت کا درجہ مل جاتا ہے ۔ اور ایک صاحب احمد کے نور کا دعوے کرنے والے حقیقی نور کو بجھانے لگے ۔ اور کہنے لگے ۔ کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوے ہی نہیں کیا ۔ اور یہ شعر پڑھ دیا ۔

من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب

میں نے کہا ۔ کہ صاحب کتاب نبی یا رسول ہونے کا دعوے نہیں ۔ امتی نبی ہونے کا دعوے ہے ۔

(۲) اتوار کے روز ہائیڈ پارک میں کئی لوگوں کو کلمہ حق پہنچایا ۔

(۳) کل ایک بڈھے انگریز سے ملاقات ہوئی ۔ اس سے معمولی بات چیت کے بعد مذہب کا مدعا اور مذہب کی ضرورت پر گفتگو ہوئی ۔ کسی قدر دہریہ خیالات کا تھا ۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کی ہستی کے متعلق ۔ انبیاء کا وجود اس کا پتہ دینے والے اور اس زمانے کے مصلح کی بابت گفتگو ہوتی رہی ۔ میں نے دیکھا ۔ کہ بڑی توجہ سے سنتا جاتا تھا ۔ اور باوجود جلدی کے دیر تک سنتا رہا ۔ بعض اپنے اعتراض پیش کئے ۔ اسکا جواب بفضلہ اس کو بہت پسند آیا ۔ آخر بڑا شکریہ ادا کرتا ہوا رخصت ہوگیا ۔ شام کے وقت ایک نیم پادری صاحب مجھے سمجھانے کے لئے آیا ۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی عظمت اور منجی ہونے کی بابت کئی پیشگوئیاں پیش کیں ۔ پھر میں نے اپنے خیالات سے اسے آگاہ کیا ۔ اور بتلایا ۔ کہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو بڑی عزت سے دیکھتے ہیں ۔ اور خدا تعالےٰ کا برگزیدہ نبی سمجھتے ہیں ۔ اور مخالفین جو اعتراضات ان کے خلاف کرتے ہیں ۔ ان کے رد میں معقول دلائل پیش کرتے ہیں مگر یہ ہم نہیں مانتے ۔ کہ وہ خود خدا تھے ۔ یا خدا کے بیٹے تھے ۔ کیونکہ خدا کے جو صفات ہیں ۔ ان میں وہ نہ تھے اور بیٹے کا لفظ جو ان کے حق میں بولا گیا ہے ۔ وہ اوروں کو بھی کہا ۔ پھر میں نے اس کی پیش کردہ پہلی پیشگوئی یوحنا 16/18 لی ۔ اور اس سے واضح کیا ۔ کہ حضرت مسیح کے حق میں نہیں ۔ بلکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں آتی ہے ۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کو وہ مان گیا ۔ پھر اس نے اپنے آپ کو پیش کیا ۔ کہ میری زندگی بہت آوارگی میں گذری ۔ جب سے میں نے حضرت مسیح کو اپنا نجات دہندہ مانا مجھے بہت اطمینان ۔ خوشی اور تسلی ہے ۔ میں نے اس کو سمجھایا ۔ کہ ہر ایک مذہب کا شخص یہی کہہ سکتا ہے ۔ مگر ہم مسلم یہ پیش کرتے ہیں ۔ کہ جبکہ اللہ تعالےٰ سے تعلق واقعی ہوجاتا ہے ۔ وہ ان کی زندگی میں خاص تغیر واقعہ ہوتا ہے ۔ ان کو خاص طاقت دی جاتی ہے ۔ علوم معرفت اور حقائق ان پر کھولے جاتے ہیں ۔ ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں وغیرہ سو اس زمانہ میں بھی اسلام پر عمل کرکے لوگ اس درجہ پر پہنچتے ہیں ۔ ان میں سے بڑا جس نے دنیا کے مصلح ہونے کا دعوےٰ بھی کیا ۔ اور ثبوت بھی پیش

606

پیش کئے۔ یہ سب سنایا۔ پھر پوچھا۔ آپ میں یا اور لوگوں میں کوئی ہے۔ جو واقعی اس کمال درجہ تک پہنچا ہو۔ چونکہ وقت بہت ہو گیا تھا۔ اس لئے پھر ملنے کا وعدہ کیا۔ تعجب ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس کو کچھ بھی علم نہ تھا۔ ابھی ایک صاحب میرے مکان پر ملنے آئے تھے۔ یونیٹیرین ہیں۔ اور ایک چرچ کے منسٹر ہیں۔ ایسے آدمیوں کو حق کا ماننا ایسا ہی مشکل ہے۔ جیسا کہ ہمارے ہاں ملانوں کا۔ مگر تاہم میری کسی بات کو غیر معقول نہیں سمجھا۔ اور کہا۔ کہ ہم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مانتے ہیں۔ ان کے چرچ میں ملنے کا وعدہ ہوا ہے۔ میں نے اسے کہا۔ کہ عورتوں سے میں مصافحہ نہیں کرتا۔ اس پر بڑا تعجب ظاہر کیا ؛

تبلیغ علاقہ جہلم میں

مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی تحریر فرماتے ہیں۔ یوں تو ہر روز سلسلہ درس تدریس و وعظ و کلام جاری ہے۔ مگر بعض دفعہ بغرض تبلیغ متفرق مواضع میں بھی جاتا ہوں۔ ماہ جون کے عشرہ اول میں موضع رام پور متصل جہلم و موضع کوٹلہ متصل جہلم جا کر تبلیغ کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور ارضی سماوی نشانات وضاحت سے سنائے اللہ تعالے کا شکر ہے۔ کہ سب حاضرین بے شر ہو کر سنتے رہے۔ اور ہماری نماز جمعہ میں شامل ہونے کے وعدے کئے اور آتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالے عنقریب ہی حق قبول کر لیں گے۔ گذشتہ جمعہ کو دو شخص محمد دین و عبدالمجید مشرف بہ بیعت حضور ہوئے شرف قبول بخش کر دعا فرمائی جاوے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو استقامت عطا فرماوے۔ اور شریروں کے شر سے بچاوے۔ ۱۶-۱۷ جون علاقہ ریاست جموں میں گیا۔ وہاں بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے عام تبلیغ کی۔ اور سب حاضرین ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے کل ۲۰ جون براستہ دریا کشتی میں سوار ہو کر واپس آیا ۲ گھنٹے سواران کشتی میں تبلیغ کا موقعہ ملگیا۔ کشتی میں دو ملاں سے۔ حضرت عیسےٰ علیہما السلام کی حیات کا ذکر کرنے لگ گئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کنارہ پر پہنچنے تک سب انبیاء کی وفات کے قائل ہو کر کشتی سے اترے اور لغو قصوں کو خیرباد کہدیا۔ کشتی سے اترتے ہی دریا کے کنارہ پر دس بارہ مسلمان جوا کھیل رہے تھے دل میں درد آیا۔ کہ الٰہی تیرے رسول کی امت کہلانے والے کیسے بد طریق اختیار کر رہے ہیں۔ متوکلاً علی اللہ تبلیغ شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایسے نرم کر دیئے۔ کہ سب کے سب تائب ہو کر سامان قماربازی دریا میں پھینک دیا۔ میں نے کہا بھائی دریا میں پھینکنے کا فائدہ نہیں ہو سکتا جب تک دل سے یہ بدی نہ نکالو۔ سب نے یکزبان ہو کر حلف دیا۔ کہ آئندہ ایسا کام کبھی نہیں کریں گے اور نماز کے پابند رہیں گے۔ الحمد للہ علی ذالک

فتاویٰ احمدیہ

از حضرت خلیفۃ المسیح

ایک صاحب نے دریافت کیا۔ کہ کیا غیر احمدی کے ہاتھ کا کھانا پینا بھی جائز ہے۔ یا نہیں۔ اور ان کی مسجدوں میں نماز پڑھنا کیسا ہے۔

فرمایا۔ غیر احمدی کے ہاتھ کا کھانا پینا جائز ہے۔ اور ان کی مسجدوں میں نماز پڑھ لینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ ہاں اگر فساد کا ڈر ہو۔ تو نماز نہیں پڑھنی چاہیئے ؛

۲۔ ایک عیسائی نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا۔ کہ میں ایک احمدی سے قرآن کا ترجمہ پڑھتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ حقہ بھی پی لیتا ہوں۔ احمدی لوگ اس احمدی کو تنگ کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ تم عیسائی کے ساتھ کیوں حقہ پیتے ہو۔ آپ اس کے متعلق کیا فتوے دیتے ہیں۔

جواب۔ عیسائی کے ساتھ حقہ پینا جائز ہے مگر بہتر ہے۔ کہ احمدی حقہ پینا ہی چھوڑ دے۔ کیونکہ یہ ایک لغو عادت ہے ؛

سوال۔ ایک صاحب نے لکھا۔ کہ یزید کی فوج کے ہاتھوں جو واقعہ شہادت امام حسین رضؓ کا ہوا تھا۔ کیا وہ فوج بھی اس معاملہ میں گنہگار رہے یا نہیں۔ یا صرف یزید ہی اس بات کا ذمہ دار ہے۔ اور وہی قابل سزا ہے۔ اگر فوج کو بھی سزا ملنی چاہیئے۔ تو کیوں۔ فوج نے اولی الامر منکم کے ماتحت ایسا کیا تھا ؛

جواب۔ اس بات کے متعلق یزید بھی ذمہ دار تھا۔ اور اس کے ماتحت بھی۔ کیونکہ وہ سب ظلم کر رہے تھے۔ ظلم کرنے میں اولی الامر کی اطاعت کرنی ضروری نہیں۔ انسان اس شخص کی اطاعت چھوڑ دے۔ جو ظلم کرواتا ہے ؛

لائل پور میں پیغامیوں سے مقابلہ

اخویم محمد یوسف صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لائلپور لکھتے ہیں۔ کہ ۳۰/۵/۱۶ کو پیغامیوں کی طرف سے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ اور شیخ قمرالدین صاحب عینک فروش نے ہمارے مبلغ مولوی نظام الدین صاحب کو ایک رقعہ لکھا۔ کہ آپ مباحثہ کے لئے مرد میدان بنکر آجاویں۔ اس پر یہ تجویز قرار پائی۔ کہ وہ ۳۱/۵/۱۶ بجے دوسرے دن ہمارے ساتھ بحث کر لیویں۔ تاکہ ہم بھی اپنے مبلغ صاحب کی امداد کے لئے کسی صاحب کو مدعو کر لیویں۔ ہماری طرف سے منشی عبدالرحمٰن صاحب تصفیہ شرائط کے واسطے گئے۔ تو حکیم مرہم عیسےٰ نے کہا۔ کہ ہم کل تک نہیں ٹھہر سکتے۔ آج ہی ہمارے ساتھ بحث کر لو کہا گیا۔ کہ اتنی جلدی کسطرح ہو سکتا ہے۔ تو حکیم صاحب نے چٹکی بجا کر کہا۔ کہ میں آدھ گھنٹہ میں فیصلہ کر دیتا ہوں۔ اور اسطرح اس کے شور و شر کرنے پر بہت سے غیر احمدی اکٹھے ہو گئے۔ ان میں ایک حکیم صاحب عزیز اللہ نامی جو اچھے حکیم اور عربی دان بھی ہیں۔ آکھڑے ہوئے۔ منشی صاحب نے انھیں اندر تشریف لانے کے واسطے کہا۔ اور وہ اندر آگئے

ادہماری طرف سے وہ اس مجمع میں ثالث مقرر کئے گئے۔ اور فریق ثانی نے بھی ان کو منظور کر لیا۔ مستری صاحب نے مرہم عیسےٰ صاحب سے نفی نبوت کے ثبوت میں دلائل طلب کئے۔ اور خود حقیقۃ الوحی سوال ۱ اور ایک غلطی کا ازالہ پڑھ کر سنا دیئے۔ تو حکیم عزیز اللہ صاحب نے کہا۔ کہ میں نے مرزا صاحب کی ہر دو تحریروں سے یقین کر لیا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے اپنے آپ کو نبی بلا شریعت ثابت کیا ہے۔ لیکن افسوس کہ فریق مخالف نے اپنی دیانت کا ثبوت اس طرح دیا۔ کہ کہا ہم حکیم عزیز اللہ کو ثالث نہیں مانتے۔

حکیم عزیز اللہ نے حقیقۃ الوحی اور پیغام جلد ۱ نمبر ۲۵ متعلق عقاید فریق ثانی طلب کئے۔ جو انہیں دیئے گئے۔ بعد ازاں مرہم عیسےٰ بہمراہی قمر الدین وغیرہ صاحبان مولوی نظام الدین صاحب کے پاس آئے۔ اور گویا ہوئے۔ کہ ہم آپ کا علاج کرنے آئے ہیں۔ اور اسی [illegible] رکھی۔ جسکا جواب دینا شریف نامناسب سمجھتے ہیں۔ لیکن چوہدری غلام حسن صاحب احمدی مبایعہ کے ایمار سے ان کی یاوہ گوئی بند کرانے کے لئے مولوی صاحب نے حقیقۃ الوحی سوال ۱ پڑھ کر استدلال کیا۔ کہ مسیح ناصری ؑ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے آپکو تمام شان میں بڑھا ہوا مانتے ہیں۔ نبوت بھی ایک شان ہے۔ پس حضرت مسیح موعود شان نبوت میں بھی مسیح ناصری سے بہت بڑھ کر ہیں۔ اس پر پھر فریق مخالف نے اپنی جبلی عادت کا شور و غوغا میں اظہار کیا۔ اور پہلی کتابوں سے اسکا استدلال کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑے عرصہ بعد کھانا کھانے چلے گئے۔ اور پھر آ کر مناظرہ شروع ہوا لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو سکا۔ اور پھر حسب استدعا چوہدری غلام حسین صاحب نے قرآن شریف سے استدلال کرنا شروع کیا گیا۔ اور حکیم مرہم عیسےٰ نے آیت خاتم النبیین پیش کر کے کہا۔ کہ کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور اگر کوئی دعوے نبوت کرے۔ تو وہ (نعوذ باللہ) بے ایمان ہے۔ کافر ہے اور دجال ہے۔ جواباً انہیں سمجھایا گیا۔ کہ اگر آپ کے ہی معنے لئے جائیں۔ تو دوسری آیات فرقان حمید کے جو ان کے نقیض ہیں۔ آپ کیا معنے کریں گے۔ مثلاً

(۱) یا بنی آدم اما یاتینکم الخ ۸/۱۱

(۲) یا ایہا الرسل کلو من الطیبٰت الخ ۱۸/۳۔

(۳) انا کنا مرسلین ۲۵/۱۴ یعنی اللہ تعالےٰ کتاب مبین کی قسم کھا کر کہتا ہے۔ کہ تحقیق ہم نے اس کتاب کو ایک مبارک رات میں نازل کیا۔ یہ نزول قرآن کریم کا زمانہ ہوا۔ پھر آگے چلکر فیہا یفرق سے ایک اور زمانے کا ذکر جس میں قرآن کریم کا دنیا میں پھیلنا ہے۔ فرمایا۔ ان ہر دو زمانوں کا ذکر کر کے اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ تحقیق ہم رسول بھیجنے والے ہیں۔ پس ثابت ہوا۔ کہ قرآن کے نزول اور پھیلنے کے بعد رسول آئیں گے۔

(۴) [illegible]

Digtized by Khilafat Library

(۵) سورہ تحریم کی آخری آیت۔

۶۔ سورہ صف کا احمد رسول۔

اب ان آیات کو مد نظر رکھیں اور خاتم النبیین کے معنے کریں۔ اور ساتھ ہی آیات و ازواجہ امہاتہم ۲۱/۱ و سورہ الکوثر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ نبی کریم ؐ کی اولاد بھی ہے۔ اور ان دوسری آیات سے کہ آپ کے بعد رسول بھی آئیں گے۔ اور اس آیت خاتم النبیین میں اس کی نفی کر دی تو اس کی تطبیق اس طرح ہوگی۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ تو نہیں ہیں۔ لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور یہی رسالت اور نبوت کا ہی ایک سلسلہ آپ کے فیض مبارک سے جاری رہیگا۔ اس پر فریق مخالف نے کہا۔ کہ مانا رسول آئیں گے۔ لیکن نبی کے آنے کا ذکر قرآن کریم میں کہیں نہیں۔ اور ان کی رخنہ اندازی کی وجہ سے وہ آیات جن میں نبی کے آنے کا ذکر قرآن شریف مذکور ہے۔ پیش نہ کی جا سکیں۔ اور سلسلہ کلام منقطع ہوگیا۔ اب ان کے مطلب پر روشنی ڈالنے کے لئے پیش کیجاتی ہیں۔

۱۔ سورہ فاتحہ میں اللہ تعالےٰ نے صراط الذین انعمت علیہم کی تعلیم فرما کر اس انعام کا یوں ذکر فرمایا۔

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصلحین پ ۵۔

(۲) اولئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین الخ ۱۶/۷

افسوس کہ فریق مخالف کے پاس سوائے زبان درازی کے اور کوئی اثاثہ تقریری ابحاث میں نہیں ہے۔ اب تحریری بحث شروع ہے۔ بروقت انقطاع مفصل ہدیہ ناظرین کرام ہوگی۔

لنڈن ۲۶ جون۔ قاہرہ شریف مکہ نے اپنی افواج کی کمان اپنے بڑے تین لڑکوں کو دیدی ہے۔ شریف نے حجاز ریلوے کی تمام اسٹیشن سو میل تک منہدم کر دیئے ہیں۔ تاکہ ترک اپنی فوج کے لئے کمک نہ بھیج سکیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ شریف نے تین بڑی افواج تیار کرلی ہیں۔ ایک تو مدینہ کا محاصرہ کئے ہوئے ہے۔ دوسری نے طائف پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور بہت سے قیدیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور تیسری فوج نے جدہ کو تسخیر کیا۔ جدہ میں شریف کی فوجوں کو توپیں۔ بندوقیں اور بہت سا سامان حرب بھی ہاتھ آیا ہے۔ شریف مکہ کے پیروؤں نے حجاز ریلوے کی تاربرقی کے سلسلہ کو توڑ ڈالا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جب انور پاشا حجاز کو گئے۔ اور شریف سے ملاقی ہوئے۔ تو اس نے کہا۔ کہ تم نے اپنی جہالت سے ٹرکی کو اس جنگ میں شریک کرا دیا ہے۔

آئندہ نمبر جلد چہارم کا ہوگا۔ جو خریداران الفضل کے نام سالانہ قیمت وصول کرنے کے لئے وی پی ہوگا۔ وصول فرما کر ممنون فرماویں۔ مینجر